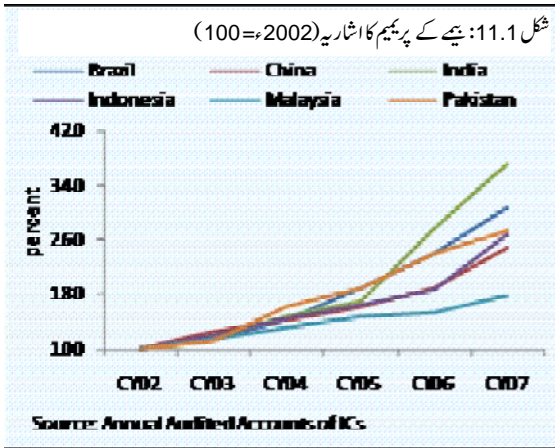


11.1 تعارف

مالی استحکام کے فروغ میں شعبہ بیمہ کے کردار کو جانچنے کے حوالے سے یہ واضح ہے کہ خطرات کی منتقلی اور تقسیم کے ذریعے معاشی عاملین (گھرانوں اور کارپوریشن) کو معاشی لین دین پر عمل کرنے کے قابل بنا کر ہی مالی استحکام قائم ہوتا ہے۔ مالی وساطتی ادارے اور مالی شعبے کے اہم عنصر کی حیثیت سے شعبہ بیمہ کو چار قسم کے خطرات کا سامنا ہوتا ہے: تکنیکی خطرہ، خطرہ قرض، منڈی کا خطرہ اور عملی خطرہ۔ تکنیکی خطرے کا تعلق خطرے کے واقعے کی غلط تخمینہ (وقع پذیری کے امکان) سے ہے۔ یہ کسی بیمہ کمپنی کے لیے خطرے کا اصل عنصر ہوتا ہے کیونکہ خطرے کا غلط تخمینہ لگانے سے پریمیم کی شرحوں کا حساب بھی غلط ہو جاتا ہے۔ پریمیم کی عدم ادائیگی بھی تکنیکی خطرے میں شامل ہے۔ خطرہ قرض کا تعلق بیمہ کمپنی کی جانب سے اپنے حاملین پالیسی یا اپنی ذیلی کمپنیوں کو دیے گئے قرضوں سے ہے۔ عموماً ایسے قرضے بیمہ پالیسی کے تحت مکمل طور پر محفوظ ہوتے ہیں۔ منڈی کا خطرہ یا نقلی خطرہ زیادہ تر بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاریوں سے متعلق ہوتا ہے۔ پرخطر سرمایہ کاریاں بیمہ کمپنی کی دعویٰ کی ادائیگی کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہیں۔ اسی طرح بیمہ کمپنی کو اپنے کاروبار میں عملی خطرے کا بھی سامنا ہوتا ہے جو مختلف عوامل مثلاً تجارتی طریقوں، دھوکہ دہی اور کاروبار میں رکاوٹ یا نظام کی ناکامی کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ مالی شعبے اور معیشت میں اپنا صحیح کردار ادا کرنے کے لیے بیمہ کمپنیوں کو ان خطرات سے نمٹنا ہوتا ہے۔

11.1.1 عالمی تناظر



بیمے کے شعبے کے لیے 2007ء واقعات سے پر تھا خصوصاً عمومی اور مولو لائن بیمہ کمپنیوں کے لیے (باکس 11.1)۔ تاہم پاکستان کا شعبہ بیمہ چھوٹا ہونے اور بین الاقوامی بیمہ بازار سے کم ربط ضبط کی وجہ سے 2007ء میں معقول کارکردگی کا حامل رہا۔ پچھلے کئی برسوں میں ہونے والی بہتری سے قطع نظر پاکستان کی بیمہ صنعت بعض ترقی پذیر ممالک سے اس اعتبار سے پیچھے ہے کہ معیشت میں بیمے کی خدمات کا نفوذ کم ہے اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کے پریمیم کے مقابلے میں بیمہ پریمیم کا حصہ بھی زیادہ نہیں۔ پاکستان میں بیمے کا نفوذ 2007ء میں 0.8 تخمین کیا گیا ہے جو ترقی پذیر سے خاصا کم ہے۔ شکل 11.1 میں منتخب ترقی پذیر ملکوں کے پریمیم اشاریے دکھائے گئے ہیں۔ منڈی کی قیمتوں کے پریمیم کا اشاریہ نکالنے کے

حوالے سے یہ واضح ہے کہ پاکستان میں بیمہ خدمات کے ترغیباتی ڈھانچے کو دوبارہ جانچنا ہوگا اور شعبہ بیمہ کو اپنا عمومی دائرہ بڑھانے کے لیے بازار کاری کے طریقوں کو بہتر بنانا ہوگا۔

11.2 شعبہ بیمہ کا عمومی جائزہ

پاکستان میں شعبہ بیمہ ایک عمومی نو بیمہ کمپنی، 5 حیاتی بیمہ کمپنیوں، 52 غیر حیاتی یا عمومی بیمہ کمپنیوں اور 3 مکمل کمپنیوں پر مشتمل ہے۔ 2003ء سے حیاتی اور عمومی بیمے میں غیر ملکی کمپنیوں کی تعداد تیزی سے کم ہوئی ہے۔ شعبہ بیمہ کے ضابطہ کار کی حیثیت سے ایس ای سی پی نے شعبہ بیمہ میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافے کے لیے ایک حکمت عملی وضع کی ہے جس کا مقصد غیر ملکی کمپنیوں کی تعداد بڑھانا ہے تاکہ مسابقت کو ترویج ملے اور بیمہ منڈی میں نئی مصنوعات متعارف ہوں۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب میں اس حکمت عملی کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔¹

پچھلے کئی برسوں کے دوران قواعد و ضوابط پر عمل کی بنا پر شعبہ بیمہ نے اپنی کفایت سرمایہ، اپنی خطرہ برداشت کرنے کی صلاحیت بالعموم اور مجموعی نفع آوری

¹ ایس ای سی پی رپورٹ نمبر 5، تاریخ 28 مئی 2007ء۔

بکس 11.1: رہن منڈی بحران اور بیمے کی صنعت پر اس کے اثرات

مکاناتی منڈی سے پیدا ہونے والا عالمی مالی بحران حالیہ دور کے شدید ترین بحرانوں میں شامل ہے۔ اس بحران کی شدت اس کے متعدد اثرات کی بنا پر تھی۔ اس سے مالی شعبوں کا تقریباً ہر جز متاثر ہوا۔ گھرانوں کے نقطہ نظر سے، رہن کی شرحوں کے از سر نو تعین سے رہن قرضوں پر ڈیفالٹ شرحیں بڑھ گئیں جس سے ضبطیوں کا عمل شروع ہوا اور بعض صورتوں میں پرانے قرضے نئی شرائط پر لیے گئے۔ مالی اداروں کے نقطہ نظر سے کمزور قرض دہندگان کے دیوالیہ ہونے کے نتیجے میں خطرہ قرض بڑھتا گیا اور اسٹاک نرخ کم ہونے کے نتیجے میں کمزور مالی اداروں کی اساس سرمایہ کم ہو گئی۔ اسی طرح مالی اداروں کے مگرانوں کو جن کے پاس پہلے غیر بینکی قرض گاری کے محدود قواعد و ضوابط تھے، نئے ضوابط لانے پڑے جو مکاناتی مالکاری کے شعبے کے لیے بالخصوص اور مالی شعبے کے لیے بالعموم سخت تھے۔

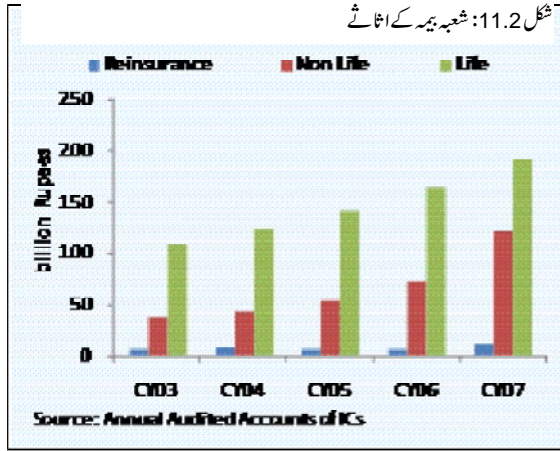
بیمے کی صنعت کو، جو 1990ء کی دہائی کے بحران سے براہ راست متاثر نہیں ہوئی تھی، رہن منڈی کے بحران سے شدید دھچکا لگا۔ کمپنیوں کو آتھرنٹی (بیمہ کمپنیوں سے ہر جانہ وصول کرنے کے لیے املاک کو تصدراً نقصان پہنچانا) کے بڑھتے ہوئے دعووں سے نمٹنا پڑا اور مولو لائن بیمہ کمپنیوں کو شدید ترین مسائل کا سامنا ہوا۔ مولو لائن بیمے میں سرمایہ کاروں کو بانڈ پر اصل رقم اور سود کی بروقت ادائیگی کی ضمانت دی جاتی ہے۔ بانڈ جاری کرنے والے ادارے کی عدم ادائیگی کی صورت میں بیمہ کمپنی کو بانڈ کی قیمت کے برابر رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ میٹیل بانڈز کے علاوہ مولو لائن بیمہ کمپنیاں رہن پر مبنی مصنوعات کا بھی بیمہ کرتی ہیں۔ رہن منڈی کے بحران میں میٹیل بانڈز، سی ڈی اوز اور رہن مصنوعات سے متعلق دعووں نے مولو لائن بیمہ کاروں کو سخت متاثر کیا جس کے نتیجے میں مولو لائن بیمہ کمپنیوں کی ایکویٹی ختم ہو گئی اور بعض تو ڈی لسٹ ہو گئیں۔

بیمہ کمپنیوں پر رہن منڈی کے براہ راست اثر کے علاوہ ان کمپنیوں کی مجموعی مالی اساس پر بالواسطہ اثر بھی پڑا۔ مجموعی پریمیم میں کمی ہو گئی، اس کے ساتھ دعووں کا تناسب بڑھ گیا اور گھٹتے ہوئے اسٹاک کے نتیجے میں سرمایہ کاری آمدنی میں بھی کمی آ گئی۔

بالخصوص بہتر بنالی ہے۔

11.2.1 اہم پیش رفت

2007ء میں شعبہ بیمہ اساس سرمایہ میں اضافہ کر کے اپنی پوزیشن کو مستحکم بناتا رہا۔ ایس ای سی پی کی جانب سے لاگو کی گئی سرمائے کی شرائط کے تحت عمومی



بیمہ کمپنیوں (روایتی اور اسلامی) کو اپنا ادا شدہ سرمایہ (2007ء کے آخر میں) 12 کروڑ روپے سے بتدریج بڑھا کر 2011ء تک 30 کروڑ روپے کرنا ہے۔² اس شرط پر حیاتی بیمہ کمپنیوں کو بھی شعبہ بیمہ کا مجموعی ردعمل بہت حوصلہ افزا رہا ہے اور بیشتر بیمہ کمپنیاں اپنی اساس سرمایہ بڑھا رہی ہیں۔ مزید برآں اساس سرمایہ میں اضافے کی وجہ سے بیمہ کمپنیوں کی اساس اثاثہ بھی بڑھتی جا رہی ہے (شکل 11.2)۔ شعبہ بیمہ کے مجموعی اثاثے 2007ء میں 32.1 فیصد بڑھ گئے ہیں (جدول 11.1)۔ اسی عرصے میں کمرشل بینکوں کے اثاثوں میں 18.8 فیصد کا اضافہ ہوا۔ تاہم شعبہ بیمہ کے اثاثوں میں یہ زبردست نمو شعبہ بینکاری کی جانب سے دیے گئے بھاری قرضوں کی بنا پر ہوئی جس سے بیمہ کو ترجیح ضروری ہو گئی اور اس سے

عمومی بیمے کا حصہ 2007ء میں خاصا بڑھ گیا۔ علاوہ ازیں ملک میں امن و امان کی مجموعی صورتحال سے بھی بیمہ کو ترجیح کی طلب میں اضافہ ہوا۔

2007ء میں بیمہ کمپنیوں کے اثاثے 32.1 فیصد ضرور بڑھے لیکن اثاثوں کی تقسیم اس طرح کی ہے کہ زیادہ تر اثاثے چند بڑی کمپنیوں کے پاس ہیں۔ جدول 11.2 میں چند بیمہ کمپنیوں میں اثاثوں کا حصہ دکھایا گیا ہے۔ سب سے بڑی دس کمپنیوں کا حصہ 2002ء میں 85.8 فیصد تھا جس میں 2005ء تک مسلسل کمی ہوتی رہی اور پھر 2006ء اور 2007ء میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ عمومی بیمہ کمپنیاں جو بڑے مالی گروپوں کا حصہ ہیں چھوٹی الگ تھلگ کمپنیوں کی نسبت زیادہ تیزی سے نمو پانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ عموماً ان کمپنیوں کو اپنی ساتھی کمپنیوں کے حوالے سے کاروباری رابطے مل جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ رفتہ رفتہ ان کمپنیوں نے بھی اپنی مالی حالت مضبوط بنالی ہے اور معتبر بیمہ کنندگان کی شہرت حاصل کر لی ہے، مثلاً دعووں کی تکمیل کے حوالے سے۔

² ایس ای سی پی سیکرٹریٹ، 3، بتاریخ 10 اپریل 2007ء۔

جدول 11.1: شعبہ بیمے کے اثاثوں کی ساخت
حصہ فیصد میں، رقم ارب روپے میں

| 2007ء | 2006ء | 2005ء | 2004ء | 2003ء | 2002ء | 2001ء | |
|--------|--------|--------|--------|--------|--------|--------|----------|
| | | | | | | | حے |
| 59.0 | 67.1 | 70.6 | 71 | 71.4 | 73.7 | 73.7 | حیاتی |
| 52.2 | 61.5 | 65.5 | 66.8 | 67.7 | 71.2 | 71.6 | سرکاری |
| 4.3 | 3.3 | 3.1 | 2.6 | 2.4 | 1.5 | 1.2 | ملکی |
| 0.8 | 2.3 | 2.0 | 1.6 | 1.3 | 1.0 | 0.9 | غیر ملکی |
| 37.3 | 30.2 | 26.6 | 25.2 | 24.5 | 23.1 | 23.4 | عمومی |
| 6.6 | 7.4 | 8.4 | 8.6 | 9.3 | 9.4 | 9.9 | سرکاری |
| 30.0 | 22 | 17.4 | 15.9 | 14.2 | 12.8 | 12.7 | ملکی |
| 0.8 | 0.8 | 0.8 | 0.7 | 1.0 | 0.9 | 0.8 | غیر ملکی |
| | | | | | | | نو بیمہ |
| 3.2 | 2.6 | 2.8 | 3.8 | 4.1 | 3.2 | 2.9 | سرکاری |
| 0.5 | 0.3 | ... | ... | ... | ... | ... | بیکفال |
| 325.06 | 246.08 | 201.66 | 174.55 | 151.28 | 129.73 | 113.41 | کل اثاثے |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

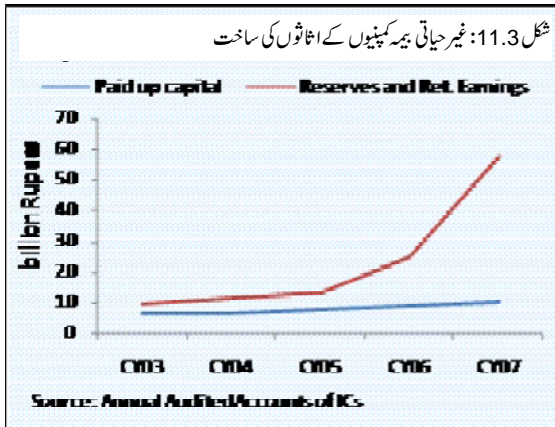
جدول 11.2: عمومی بیمہ شعبے میں اثاثوں کا حصہ
فیصد

| 2002ء | سرکاری | فنی | غیر ملکی | سب سے بڑی 5 کمپنیاں | سب سے بڑی 10 کمپنیاں | مجموعی |
|-------|--------|------|----------|---------------------|----------------------|--------|
| 2002ء | 40.7 | 55.2 | 4.1 | 76.0 | 85.8 | 100 |
| 2003ء | 37.8 | 58.0 | 4.2 | 73.9 | 84.6 | 100 |
| 2004ء | 34.3 | 65.7 | 2.6 | 72.5 | 83.4 | 100 |
| 2005ء | 31.6 | 65.5 | 2.9 | 71.1 | 82.8 | 100 |
| 2006ء | 24.6 | 72.8 | 2.6 | 74.0 | 85.4 | 100 |
| 2007ء | 17.8 | 80.5 | 2.1 | 73.5 | 87.8 | 100 |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

11.2.2 شعبہ عمومی بیمہ کی کارکردگی کا جائزہ

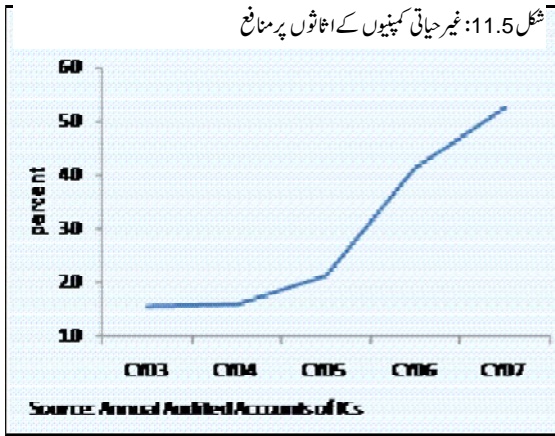
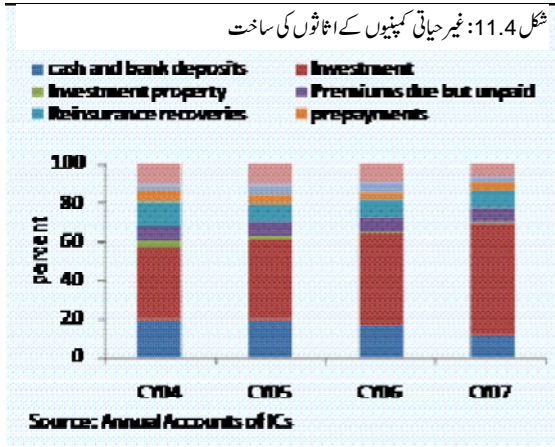
سرمائے کی ساخت



2007ء کے دوران غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کا اوسط ادا شدہ سرمایہ بڑھ کر 30 کروڑ 10 لاکھ روپے ہو گیا جبکہ 2006ء میں یہ 25 کروڑ 20 لاکھ روپے تھا۔ تاہم چھ کمپنیاں ایسی ہیں جو کم سے کم ادا شدہ سرمائے کی شرط پوری نہیں کر رہیں۔ ایس ای سی پی نے ان کمپنیوں کو نیا کاروبار کرنے سے روک دیا ہے۔ شکل 11.3 میں عمومی بیمے کے شعبے میں ادا شدہ سرمائے کی سطح اور ذخائر دکھائے گئے ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ذخائر اور محفوظ رکھی جانے والی آمدنی ادا شدہ سرمائے میں اضافے کے مقابلے میں خاصی زیادہ بڑھی ہے۔ ذخائر اور محفوظ رکھی جانے والی آمدنی کا تعلق اس شعبے کی 2007ء کے دوران بڑھتی ہوئی نفع آوری سے ہے۔ زیادہ مقدار میں محفوظ رکھے جانے والے منافع اور ذخائر بھی اس شعبے کی ادائیگی

قرض اور دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیمہ آرڈیننس 2000ء³ کے تحت تمام بیمہ کمپنیوں پر لازم ہے کہ اسٹیٹ

³ سیکشن 29، بیمہ آرڈیننس 2000ء۔



بینک کے پاس زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ روپے بطور قانونی امانت جمع کرائیں۔ ایس ای سی پی نے ایک حالیہ سرکلر 4 میں یہ رقم کم کر کے 50 لاکھ کر دی۔ چونکہ اسٹیٹ بینک قانونی امانتوں پر کوئی منافع نہیں دیتا اس لیے اس رقم میں کمی کا مقصد بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاریوں پر ہونے والی آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔⁵

سرمایہ کاریاں

جائیداد میں کمی جانے والی سرمایہ کاریوں کو چھوڑ کر، عمومی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاریاں 2007ء میں 78 فیصد (69.6 ارب روپے) بڑھ گئیں۔ مذکورہ سال کے دوران سرمایہ کاریاں عمومی بیمہ کمپنیوں کے کل اثاثوں کا 57 فیصد تھیں (شکل 11.4)۔ سرمایہ کاریوں سے ہونے والی آمدنی کمپنیوں کے دعووں اور دیگر اخراجات کو پورا کرنے میں بہت کام آتی ہے۔ اس کے علاوہ بینکوں میں رکھی گئی نقد رقوم اور امانتیں بھی اس شعبے کے اثاثوں کا بڑا حصہ ہیں۔ 2005ء سے 2007ء کے دوران سرمایہ کاری آمدنی میں خاصا اضافہ ہوا۔ سرمایہ کاری سے ہونے والے منافع میں بھی اسی طرح کا اضافہ ہوا جیسا کہ شکل 11.5 میں دکھایا گیا ہے۔ سرمایہ کاری سے منافع میں اضافہ خصوصاً 2005ء کے بعد اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی سے بڑھا ہوا ہے۔ نتیجے کے طور پر اہم اسکرپس میں ہونے والی سرمایہ کاریوں سے کیپٹل گین بڑھ گیا۔ بینکوں کے محتاطیہ قواعد میں اسٹاک مارکیٹ کی سرمایہ کاریوں کے ضوابط کے برخلاف بیمہ آرڈیننس میں بیمہ کمپنیوں کی ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاریوں پر کوئی حد عائد نہیں کی گئی۔

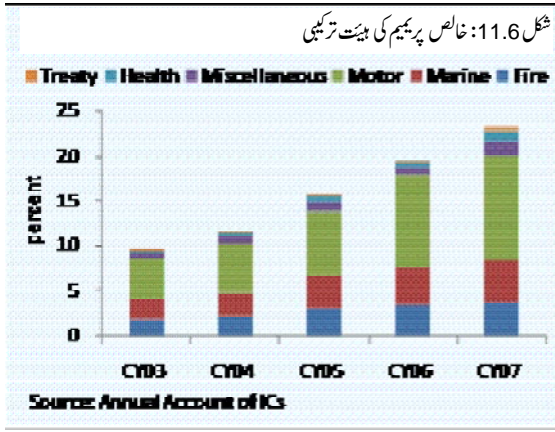
سرمایہ کاریوں کے حوالے سے منڈی کے خطرے پر غور و خوض کر کے بیشتر کمپنیوں نے حکومتی تمسکات میں سرمایہ لگانے کا فیصلہ کیا ہے جیسے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ اور ٹی بلز۔ تاہم کچھ کمپنیوں نے فہرستی کمپنیوں اور فہرستی ٹی ایف سیز کی عام حصص میں سرمایہ کاری کی ہے۔ عام حصص میں کمی گئی سرمایہ کاری منڈی کے خطرے سے زیادہ دوچار ہوتی ہے۔ تاہم بیمہ کمپنیوں نے انتظام خطرہ کے مختلف نظام تشکیل دیے ہیں جو انہیں منڈی میں ہونے والے واقعات پر نگاہ رکھنے اور انتباہ کی صورت میں اقدامات کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس میں اسٹاک کے اشاریوں اور مختلف شعبوں اور کئی معاشی واقعات کی، جو اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی پر اثر ڈال سکتے ہیں، باقاعدگی سے نگرانی شامل ہے۔

پریمیم اور دعووں کی ہیئت ترکیبی

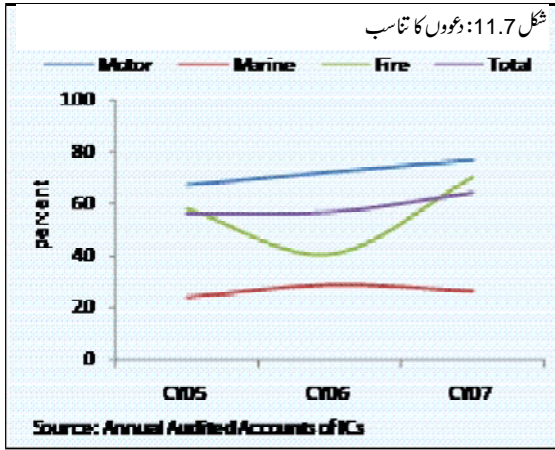
عمومی بیمہ کمپنیوں کے کاروبار میں آتشزدگی، بحری بیمہ، گاڑیاں، صحت، بیثباتی اور متنفرق بیمہ شامل ہے۔ 2007ء میں عمومی کمپنیوں کے خالص پریمیم کا 87 فیصد آتشزدگی، بحری اور گاڑیوں کے بیمے پر مشتمل تھا جبکہ صحت، بیثباتی اور متنفرق بیمہ مجموعی خالص پریمیم کا 13 فیصد تھا (شکل 11.6)۔

⁴ ایس ای سی پی سرکلر نمبر 14، تاریخ 20 نومبر 2007ء۔

⁵ قانونی امانتیں غیر یقینی کیفیت کو کم کرنے کا کام کرتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے پاس قانونی امانتیں رکھوانے سے یہ بات یقینی بن جاتی ہے کہ بیمہ کمپنی کی ناکامی کی صورت میں سب سے زیادہ رقم کے حامل قرض دہندگان کو پہلے ادائیگی کی جائے گی۔



2002ء سے 2007ء تک عمومی نیسے کے خالص پریمیم میں 20 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ 2002ء میں خالص پریمیم صرف 8.8 ارب روپے تھے جو 2007ء میں 23.2 ارب روپے ہو گئے۔ گاڑیوں کے نیسے کے پریمیم میں، جو مجموعی پریمیم کا 50 فیصد تھے، 12 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مذکورہ عرصے کے دوران اوسط نمو 24 فیصد ہوئی تھی۔ 2006ء کے مقابلے میں 2007ء میں گاڑیوں کے خالص پریمیم میں 14.5 فیصد اضافہ ہوا۔ گاڑیوں کے پریمیم میں اضافہ زیادہ تر کار ماکاری کی مصنوعات کی وجہ سے ہوا جو مختلف بینک دے رہے ہیں۔ تاہم شرح سود میں اضافے اور مرکزی بینک کے سخت زری موقف کی بنا پر (لیز) گاڑیوں کی فروخت خاصی کم ہوئی جس سے 2008ء میں گاڑیوں کے پریمیم میں کمی کا امکان ہے۔



اسی طرح بحری شعبے کے پریمیم میں بھی 2007ء کے دوران 11 فیصد اضافہ ہوا۔ پریمیم میں مسلسل اضافہ پچھلے چند برسوں کے دوران تجارتی سرگرمیاں بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔ آتشزدگی کے نیسے کے پریمیم جو مجموعی پریمیم میں اضافے کی تیسری بڑی وجہ (مجموعی پریمیم کا 16.4 فیصد) ہیں 2007ء میں 8 فیصد بڑھ گئے۔ آگ کے نیسے کے پریمیم میں عموماً تعمیراتی منصوبوں، صنعتوں اور دیگر کاروبار کا بیمہ شامل ہوتا ہے جو زیادہ تر شہری علاقوں میں ہوتے ہیں۔ صحت، میثاق اور متفرق نیسے کے پریمیم بھی مجموعی طور پر خالص پریمیم کا 13.6 فیصد تھے جن سے 2007ء کے دوران بیمہ کمپنیوں کے مجموعی خالص پریمیم بڑھ گئے۔

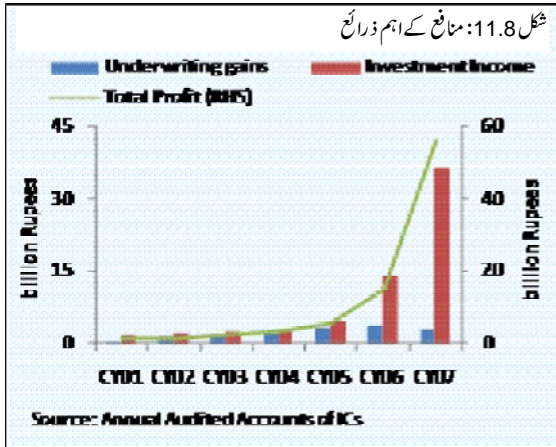
جدول 11.3: شعبہ عمومی بیمہ میں پریمیم کا حصہ فیصد

| سرکاری | مجموعی | غیر ملکی | سب سے بڑی 5 کمپنیاں | سب سے بڑی 10 کمپنیاں | مجموعی |
|--------|--------|----------|---------------------|----------------------|--------|
| 2002ء | 23.3 | 72.3 | 4.4 | 79.4 | 88.6 |
| 2003ء | 16.6 | 77.7 | 5.7 | 75.9 | 87.1 |
| 2004ء | 13.5 | 86.5 | 3.3 | 75.1 | 86.4 |
| 2005ء | 14.1 | 81.5 | 4.4 | 73.2 | 85.3 |
| 2006ء | 10.5 | 85.1 | 4.3 | 73.4 | 82.6 |
| 2007ء | 10.5 | 85.6 | 4.2 | 72.4 | 84.0 |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

چونکہ مجموعی اثاثوں کا بڑا حصہ فقط چند بیمہ کمپنیوں کے اثاثوں کی تیز نمو کی بنا پر ہے، جیسا کہ جدول 11.2 میں دکھایا گیا ہے، اس لیے پریمیم کی تقسیم میں بھی توازن نہیں اور وہ چند کمپنیوں تک محدود ہے، جیسا کہ جدول 11.3 میں دکھایا گیا ہے۔

عمومی شعبے کا دعویوں کا تناسب 2007ء میں بہت زیادہ (64.4 فیصد) رہا جبکہ 2006ء میں 57.1 فیصد رہا تھا (شکل 11.7)۔ دعویوں میں زیادہ تر اضافہ گاڑیوں اور آگ کے نیسے کی وجہ سے ہوا۔ 2007ء میں گاڑیوں کے نیسے کے دعویوں کا تناسب 76.6 فیصد رہا جو خاصا زیادہ ہے۔ ملک کی امن و امان کی صورتحال، 27 دسمبر کے موقع پر کراچی میں فسادات اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ زیادہ تر بیمہ کمپنیاں نوبیمہ کے بلند پریمیم کی وجہ سے گاڑیوں کا نو



بیمہ کرانے پر آمادہ نہیں، مستقبل میں دعووں کا تناسب بڑھ سکتا ہے۔ دعووں کے تناسب میں اضافے کا یہ خطرہ ان ذخائر کو کم کر سکتا ہے جو کمپنیوں نے اس دور میں جمع کیا تھا جب دعووں کا تناسب کم تھا۔⁶

نفع آوری

عمومی بیمہ شعبے کی نفع آوری 2007ء میں بڑھ کر 56 ارب ہو گئی جو 2006ء کی رقم 15 ارب روپے سے بہت زیادہ ہے۔ منافع کے مختلف ذرائع کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سرمایہ کاری آمدنی مجموعی منافع کا غالب حصہ ہے (شکل 11.8)۔ دوسری جانب ذمہ نویسی کے فوائد 2007ء کے دوران 18 فیصد کم ہو گئے کیونکہ گاڑیوں کے بیمہ دعووں کی تعداد اور انتظامی اخراجات میں اضافہ ہوا۔

جدول 11.4: غیر حیاتی بیمہ شعبہ کے مالی صحت کے اظہاریے

| ذمہ | اظہاریے | 2002ء | 2003ء |
|------------------------|---|-------|-------|
| کفایت سرمایہ | سرمایہ اور کل اثاثوں کا تناسب | 17.0 | 15.0 |
| | اداشدہ سرمائے اور کل ایکویٹی کا تناسب | 40.6 | 37.6 |
| | ایکویٹی کی شرح نمو | 18.1 | 15.3 |
| | اثاثوں کی شرح نمو | 18.7 | 13.8 |
| شرح عاملیت | ذمہ نویسی اخراجات اور مجموعی پر بیمہ کا تناسب | 14.3 | 13.4 |
| | دعووں کا تناسب | 55.7 | 52.6 |
| | اخراجات کا تناسب | 8.0 | 9.0 |
| | مجموعی تناسب | 63.7 | 61.6 |
| آمدنی اور منافع آوری | سرمایہ کاری آمدنی اور خالص پر بیمہ کا تناسب | 26 | 28 |
| | منافع کی شرح نمو | -12.3 | 80.4 |
| | اثاثوں پر منافع | 5.7 | 9.0 |
| نوٹیر اور اس کے حسابات | خطرے اور گرفت میں تناسب | 60 | 50 |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

عمومی بیمہ کمپنیوں کی نفع آوری میں اضافہ زیادہ تر منافع منقسمہ اور اسٹاک مارکیٹ سے ہونے والی آمدنی کی بنا پر ہوا۔ اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی شرح سود کے پیش نظر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں پر منافع بھی بڑھ گیا ہے اور امکان ہے کہ 2008ء میں یہ عمومی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری آمدنی کا اہم حصہ ہوگا۔

عمومی بیمہ کے مالی صحت کے اظہاریے

عمومی بیمہ کمپنیوں کی مالی صحت کا تجزیہ مالی صحت کے اظہاریوں کے ذریعے کیا گیا ہے (جدول 11.4)۔

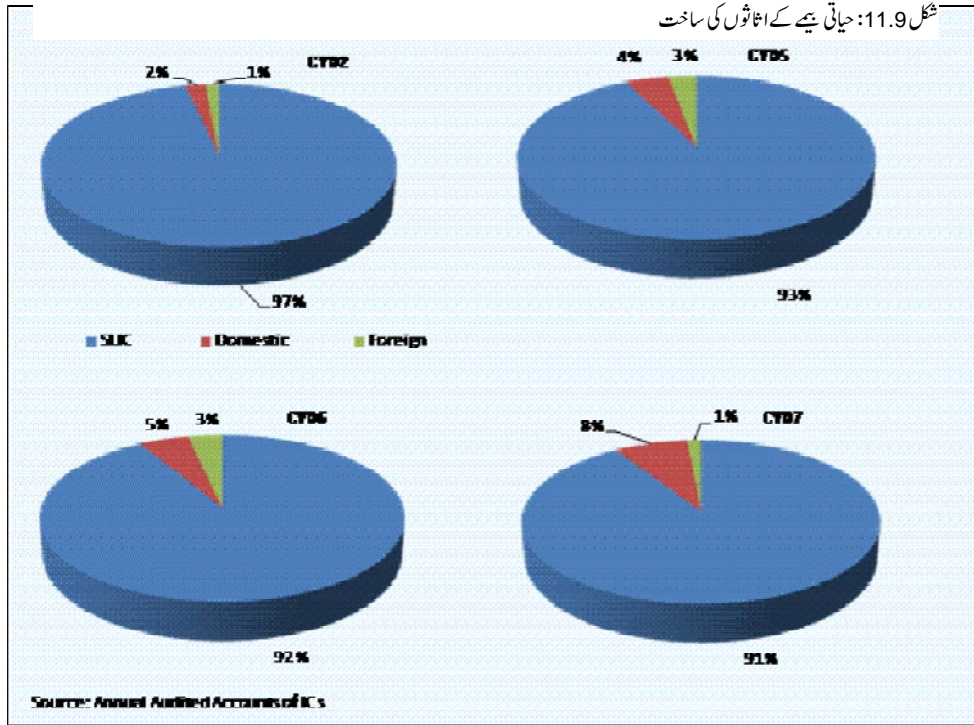
کفایت سرمایہ کے اظہاریوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ حالیہ برسوں میں عمومی بیمہ کمپنیوں کی کارکردگی اچھی رہی۔ مثال کے طور پر سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب، ایکویٹی کی شرح نمو اور اثاثوں کی شرح نمو سے مثبت صورتحال سامنے آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کمپنیاں بتدریج اپنی اساس سرمایہ،

⁶ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے قتل کے بعد ملک بھر میں فسادات میں سیکڑوں گاڑیوں، عمارات، فیکٹریوں اور بینکوں کو نذر آتش کیے جانے سے ہونے والے نقصانات اور بیمہ کمپنیوں پر کیے گئے دعوے مالی سال 08ء کے اسٹیٹ منٹس میں زیادہ شامل ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے زیادہ تر دعوے جنوری 08ء میں دائر کیے گئے۔

ذخائر اور ایکویٹی کی ساخت بہتر بنا رہی ہیں تاکہ اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور انتہائی نوعیت کے مالی دھچکوں کے خلاف چلک کو بڑھا سکیں۔

مزید برآں شرح عاملیت میں اضافہ ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ دعویٰ کے تناسب اور مجموعی تناسب سے واضح ہے جو اس شعبے کے لیے دعویٰ کے زیادہ حجم کی عکاسی کرتے ہیں۔ تاہم اخراجات کا تناسب زیادہ تبدیل نہیں ہوا ہے۔ مجموعی پر بیمہ کے تناسب کے طور پر ذمہ نویسی کے اخراجات میں بہتری ریکارڈ کی گئی ہے کیونکہ 2007ء میں مجموعی پر بیمہ میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔

آمدنی اور نفع آوری کے اظہاریوں سے تمام زمروں میں نمایاں بہتری نظر آتی ہے، جیسے سرمایہ کاری آمدنی اور خالص پر بیمہ کا تناسب، منافع کی شرح نمو اور اثاثوں پر ہونے والا نفع۔ عمومی بیمہ کمپنیوں کا خطرے اور گرفت میں تناسب بہت زیادہ نہیں: بیمہ کمپنیاں عموماً 53 فیصد خطرہ نو بیمہ کمپنیوں کو منتقل کر رہی ہیں اور 47 فیصد خطرہ خود رکھتی ہیں۔ خطرہ اپنے پاس رکھنا اسی صورت میں مفید ہوتا ہے جب نو بیمہ کی لاگت دعویٰ کی لاگت سے زیادہ ہو۔ اس کے علاوہ موجودہ صورت میں جب کمپنیاں اپنی اساس سرمایہ اور ذخائر بڑھا رہی ہیں، پر بیمہ کی پوری رقم رکھ لینا اور دوسری جگہوں پر سرمایہ کاری کرنا زیادہ فائدہ مند ہے بجائے اس کے کہ نو بیمہ کرا کے پر بیمہ کو نو بیمہ کمپنی کے ساتھ بانٹ لیا جائے۔

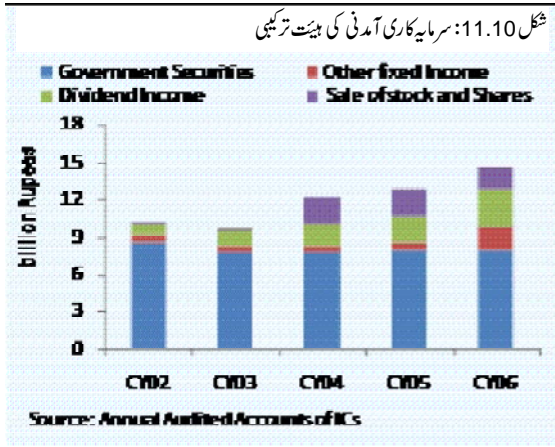


11.2.3 حیاتی بیمہ کمپنیاں

2007ء میں شعبہ بیمہ کے مجموعی اثاثوں میں 59 فیصد حصہ حیاتی بیمہ کمپنیوں کا تھا۔ فی الوقت شعبہ بیمہ میں ایسی 5 کمپنیاں سرگرم عمل ہیں جن میں ایک سرکاری، دو ملکی اور دو غیر ملکی ہیں۔ اگرچہ سرکاری کمپنی کا حصہ ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کی نسبت بتدریج کم ہو رہا ہے جیسا کہ شکل 11.9 میں دکھایا گیا ہے تاہم اس کے پاس ابھی تک مجموعی حیاتی بیمے کے اثاثوں کا 91 فیصد اور مجموعی بیمہ (حیاتی اور عمومی) اثاثوں کا 52.2 فیصد ہے۔ تاہم ملکی کمپنیوں کے بڑھتے ہوئے حصے کی بنا پر توقع ہے کہ حیاتی بیمے کا کاروبار مزید پھیلے گا اور نجی اور غیر ملکی کمپنیاں منڈی میں کارکردگی کو بہتر بنائیں گی اور بہتر انتظامی طور طریقے لے کر آئیں گی۔

سرمایہ کاریاں

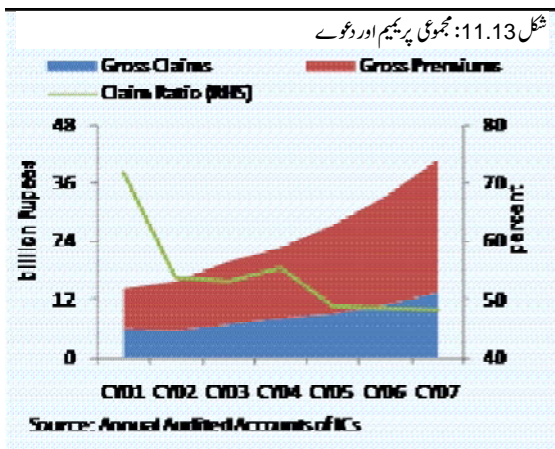
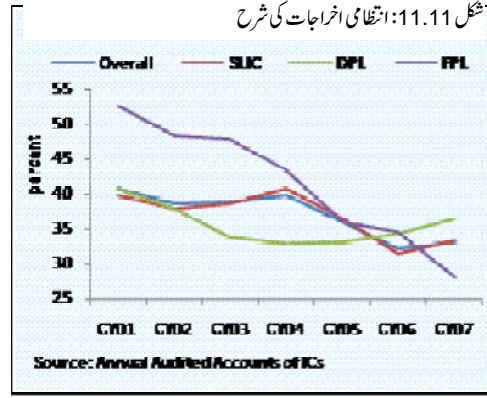
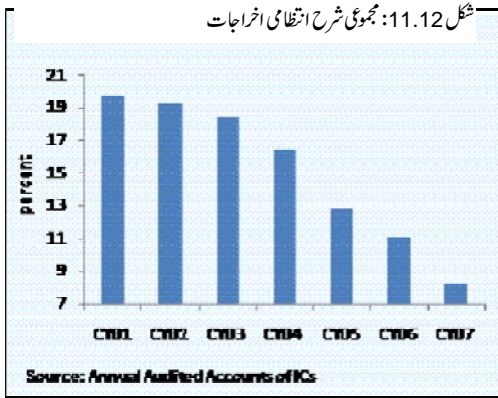
حیاتی بیمہ کمپنیوں کے سرمایہ کاری جزدان کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومتی تمسکات سرمایہ کاری آمدنی کا بڑا حصہ (79 فیصد) ہیں (شکل 11.10)۔ مجموعی سرمایہ کاریوں میں اتنے بڑے حصے کے باوجود 2007ء میں حکومتی تمسکات سے ہونے والی آمدنی کے تناسب میں اسٹاک مارکیٹ کے مقابلے میں کم یافت ہوئی۔



حیاتی بیمہ کمپنیوں کی عملی کارکردگی

شرح انتظامی اخراجات جو کارکردگی کا ایک اظہار ہے گذشتہ دو برسوں میں زوال پذیر رہی ہے (شکل 11.11)۔ غیر ملکی کمپنیوں کے لیے یہ شرح سازگار ہے۔ تاہم ملکی نجی کمپنیوں اور سرکاری کمپنی

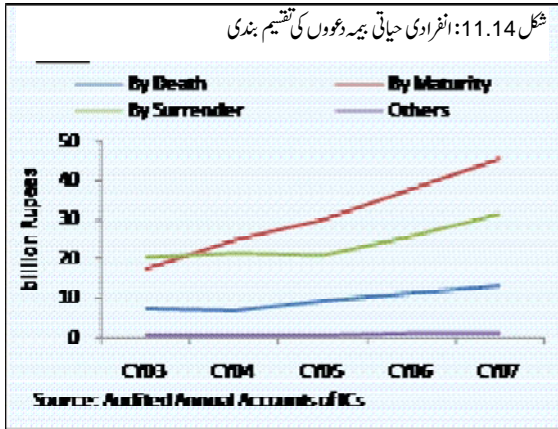
کے علاوہ مجموعی شرح میں بھی 2007ء میں اضافے کا رجحان پایا گیا۔ مجموعی شرح انتظامی اخراجات (انتظامی اخراجات اور مجموعی پریمیوم کا تناسب) بھی گذشتہ برسوں کے دوران کم ہوا ہے جیسا کہ شکل 11.12 میں دکھایا گیا ہے۔ شرح انتظامی اخراجات میں یہ کمی حوصلہ افزا علامت ہے کیونکہ ایک لحاظ سے یہ کفایت حجم کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کمپنیوں کی کارروائیاں بہتر ہو رہی ہیں۔



دعوے اور پریمیوم

دعوے اور پریمیوم نیسے کے کاروبار کے اہم عناصر ہیں کیونکہ پریمیوم کسی بیمہ کمپنی کے لیے آمدنی کا اہم ذریعہ ہوتے ہیں اور دعووں کی تکمیل سے بیمہ کرانے والے اندیکھے نقصانات سے محفوظ رہتے ہیں۔ چنانچہ نیسے کا کاروبار امکانی خطرات کے خلاف پیش بندی کرتا ہے اور سازگار کاروباری ماحول پیدا کرتا ہے۔

حیاتی بیمہ کمپنیوں کے دعووں کا تناسب (خالص دعووں اور خالص پریمیوم کا تناسب) 2007ء میں 48.5 فیصد تھا جو اسی عرصے میں عمومی بیمہ کمپنیوں کے 64.4 فیصد دعووں سے خاصا کم ہے۔ عمومی نیسے کے مقابلے میں حیاتی نیسے کے کم دعوے متعلقہ واقعات کی کم وقوع پذیری کی بنا پر ہو سکتے ہیں۔ حیاتی نیسے کے دعوے نوعیت کے اعتبار سے طویل مدتی ہوتے ہیں اور موت کی صورت میں یا پھر میعاد پوری ہونے یا



پالیسی ختم کرنے پر حقیقت بنتے ہیں۔ دعووں کے کم تناسب کا ایک اور سبب دعووں کے مقابلے میں پرییم میں تیزی سے اضافہ ہے (شکل 11.13)۔

حیاتی بیمہ کے انفرادی دعوے

2007ء کے دوران حیاتی بیمہ کے انفرادی دعوے بڑھ کر 9.1 ارب روپے ہو گئے جبکہ 2006ء میں 7.6 ارب روپے تھے جیسا کہ شکل 11.14 میں دکھایا گیا ہے۔

انفرادی حیاتی بیمہ کمپنیوں کے دعووں کا بڑا حصہ (2007ء میں 50.3 فیصد) بیمہ پالیسی کی میعاد پوری ہونے پر سامنے آیا۔ یہ

مثبت علامت ہے کہ میعاد دعووں کا حصہ بڑھ رہا ہے (شکل 11.14) جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ لوگوں کی بڑی تعداد میعاد پوری ہونے تک پالیسیاں رکھے ہوئے ہے۔

دوسری طرف بیمہ پالیسیاں ختم کرنے والوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ 2003ء میں پالیسیاں ختم کرنے والے دعووں کا حصہ 44.9 فیصد تھا تاہم 2007ء میں یہ گھٹ کر 34.4 فیصد رہ گیا۔ موت کی بنا پر کیے جانے والے دعوے 2007ء میں 1.3 ارب

جدول 11.5: حیاتی بیمہ دعووں کی تقسیم بندی

| 2007ء | 2006ء | 2005ء | 2004ء | |
|-------|-------|-------|-------|---------------------|
| 82.1 | 86.8 | 92.9 | 84.7 | بربنائے موت |
| 0.1 | 0.0 | 0.5 | 0.6 | بربنائے تکمیل میعاد |
| 1.2 | 0.6 | 0.0 | 0.0 | بربنائے تسخیر |
| 9.2 | 7.9 | 1.8 | 9.1 | تجرباتی ری فنڈ |
| 7.4 | 4.7 | 4.8 | 5.6 | دیگر |
| 4,321 | 3,541 | 3,015 | 2,850 | کل رقم (ملین روپے) |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

روپے (14.3 فیصد) رہے جبکہ 2003ء میں یہ 71 کروڑ 80 لاکھ روپے (15.7 فیصد) تھے۔ یہ دعوے، دعووں کے تمام زمروں کا بہت بڑا حصہ نہیں۔

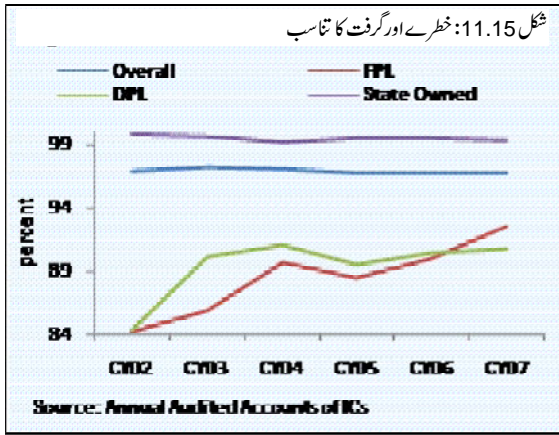
جدول 11.6: حیاتی بیمہ شعبے کے مالی صحت کے اظہار کے اعداد و ارقام

| 2007ء | 2006ء | 2005ء | 2004ء | 2003ء | 2002ء | کل | زمرہ |
|--------|--------|--------|--------|--------|--------|----|--|
| 2.1 | 1.7 | 1.5 | 1.5 | 1.7 | 1.4 | | سرمایہ/کل اثاثے |
| 40.4 | 28.9 | 31.5 | 37.6 | 20.2 | 18.6 | | کفایت سرمایہ |
| 16.8 | 15.4 | 14.9 | 15.1 | 12.6 | 14.4 | | اثاثوں میں شرح نمو |
| 540.6 | 446.3 | 369.9 | 294.6 | 262.8 | 209.4 | | خام پرییم/ملازمین کی تعداد |
| 78.3 | 73.1 | 78.9 | 98.0 | 82.5 | 113.7 | | سرمایہ کاری آمدنی/خالص پرییم |
| 48.5 | 49.5 | 62.2 | 56.5 | 64.0 | 47.4 | | دعووں کی شرح = خالص دعوے/خالص پرییم |
| 34.2 | 32.1 | 36.7 | 40.5 | 38.1 | 39.3 | | اخراجات کی شرح = انتظامی اخراجات/خالص پرییم |
| 82.7 | 81.6 | 98.9 | 97.0 | 102.1 | 86.7 | | مجموعی شرح = شرح نقصان + شرح اخراجات |
| 3742.8 | 3247.5 | 2838.1 | 2486.4 | 2179.0 | 1940.0 | | کل اثاثے/ملازمین کی تعداد |
| 0.9 | 0.4 | 0.3 | 0.3 | 0.4 | 0.3 | | اثاثوں پر منافع = منافع/کل اثاثے |
| 9.7 | 12.6 | 13.5 | 14.4 | 12.6 | 15.2 | | سرمایہ کاری آمدنی/سرمایہ کاری اثاثے |
| 96.8 | 96.8 | 96.8 | 97.0 | 97.2 | 96.9 | | خطرے اور گزشت کا تناسب = خالص پرییم/مجموعی پرییم |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

حیاتی بیمہ گروپ کے دعوے

گروپ حیاتی بیمہ کی تقسیم بندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ موت کی بنا پر کیے جانے والے دعوے سب سے زیادہ ہیں کیونکہ یہ 2007ء میں مجموعی گروپ دعووں کا 82 فیصد تھے۔ گروپ بیمہ زیادہ تر مختلف کمپنیاں اپنے ملازمین کے فائدے کے لیے کراتی ہیں (جدول 11.5)۔ موت کی بنا پر کیے جانے والے گروپ دعووں کے بعد تجربہ ری فنڈ کے دعوے مجموعی گروپ دعووں میں دوسرے نمبر پر ہیں۔



حیاتی بیمہ کی صحت کے اظہار یہ حیاتی بیمہ کمپنیوں کی مالی صحت کی جانچ کے لیے اس سیکشن میں مالی صحت کے اظہاریوں کا تجزیہ کیا گیا ہے جیسا کہ جدول 11.6 میں دکھایا گیا ہے۔

حیاتی بیمہ کمپنیوں کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے دو برسوں کے دوران کفایت سرمایہ کے اظہاریے، جیسے سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب، ایکویٹی کی شرح نمو اور اثاثوں کی شرح نمو، بہتر ہوئے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیمہ کمپنیوں کی مالی لاگت یا خطرہ برداشت کرنے کی صلاحیت بہتر ہوئی ہے۔

عملی تناسبات بھی ان اظہاریوں میں شامل ہیں جو مالی صحت جانچنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ دعووں کا تناسب گذشتہ برسوں کی نسبت نمایاں طور پر بہتر ہوا ہے۔ اخراجات کا تناسب 2007ء کے دوران کچھ خراب ہوا جس کے نتیجے میں مجموعی تناسب بھی 2006ء کی نسبت کسی حد تک زوال پذیر ہوا۔ بہر حال مجموعی طور پر پچھلے برسوں کے مقابلے میں یہ تناسبات بہتر ہوئے ہیں۔

حیاتی بیمہ کمپنیوں کا گرفت کا مجموعی تناسب خاصا زیادہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا نو بیمہ کمپنیوں پر بہت انحصار ہے (شکل 11.15)۔

جدول 11.7: پاکستان میں نو بیمہ کاروبار

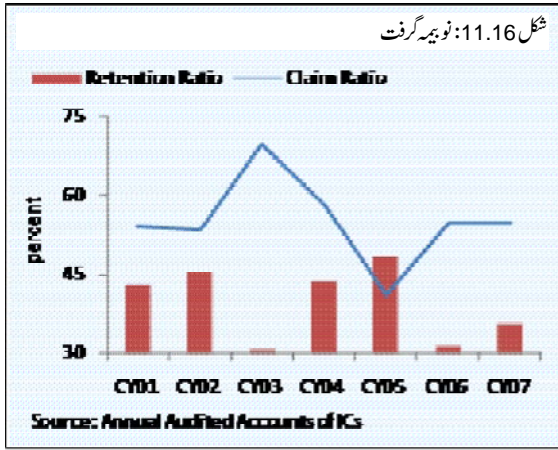
رقم بلین روپے

| 2007ء | 2006ء | 2005ء | 2004ء | 2003ء | 2002ء | 2001ء | |
|--------|-------|-------|-------|-------|-------|-------|-------------------------|
| 540 | 450 | 450 | 450 | 450 | 450 | 50 | اداشدہ سرمایہ |
| 5,827 | 2,280 | 1,789 | 1,306 | 981 | 796 | 758 | ذخائر اور جمع شدہ آمدنی |
| 6,412 | 3,588 | 2,873 | 2,719 | 1,886 | 1,905 | 1,661 | سرمایہ کاری |
| 4,731 | 4,499 | 4,160 | 5,241 | 4,697 | 3,500 | 3,045 | کل پر بیم |
| 1,695 | 1,415 | 2,005 | 2,289 | 1,447 | 1,588 | 1,312 | خالص پر بیم |
| 931 | 777 | 823 | 1,329 | 1,011 | 848 | 709 | خالص دعوے |
| 158 | 146 | 171 | 134 | 140 | 108 | 98 | انتظامی اخراجات |
| 3,727 | 672 | 594 | 325 | 333 | 297 | 67 | خالص منافع بعد از ٹیکس |
| 10,447 | 6,464 | 5,634 | 6,613 | 6,232 | 4,192 | 3,332 | کل اثاثے |

ماخذ: پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات

سرکاری کمپنی اپنے غالب حصے (2007ء میں 96.8 فیصد) کی بنا پر گرفت کے مجموعی تناسب پر اثر انداز ہوتی ہے کیونکہ غیر ملکی اور ملکی نجی کمپنیوں کے مقابلے میں اس کا یہ تناسب بہت زیادہ ہے (2007ء میں 99 فیصد)۔ غیر ملکی اور ملکی نجی حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے یہ تناسب 2007ء میں بالترتیب 92.6 فیصد اور 90.7 فیصد تھا۔ گرفت کا کم تناسب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ملکی اور ملکی نجی کمپنیاں نو بیمہ کمپنیوں پر کم انحصار کرتی ہیں۔

آمدنی اور نفع آوری کے تناسبات، جیسے مجموعی اثاثوں اور ملازمین کی تعداد کا تناسب اور اثاثوں پر نفع، بھی بہت بہتر ہوئے ہیں جو حیاتی بیمہ کے کاروبار کے لیے مثبت پیش رفت ہے۔ مزید یہ کہ اثاثے کے معیار کے اظہاریوں، جیسے مجموعی پر بیم اور ملازمین کی تعداد کے تناسب اور سرمایہ کاری آمدنی اور خالص پر بیم کے تناسب، میں بھی بہتری آئی ہے۔



11.3 نو بیمہ
پاکستان میں صرف ایک نو بیمہ کمپنی ہے (پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ) جو سرکاری ہے۔ اس کے اثاثے شعبہ بیمے کے کل اثاثوں کا 3.2 فیصد ہیں۔ نو بیمہ کمپنی کے مجموعی اثاثے 2007ء میں 10.4 ارب روپے تھے جبکہ 2006ء میں یہ 6.4 ارب روپے تھے یعنی 62 فیصد نمو ہوئی جو 2007ء کے دوران اثاثوں میں ہونے والی مجموعی نمو 32.1 فیصد سے مطابقت رکھتی ہے (جدول 11.7)۔

نو بیمہ کمپنی کے دعووں کا تناسب 2006ء میں 55 فیصد تھا جو 2007ء میں برقرار رہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ عمومی بیمے کے دعووں کی شرح 2007ء میں 64.4 فیصد تھی۔ نو بیمہ کے دعووں کا تناسب کم ہونے کا سبب خالصتاً صاف اول کی عمومی بیمہ کمپنیوں کی جانب سے گاڑیوں کے کاروبار کا خطرہ مکمل طور پر اپنے پاس رکھنا ہے۔

اسی طرح نو بیمہ شعبے کا خطرے اور گرفت کا تناسب 35 فیصد ہے جیسا کہ شکل 11.16 میں دکھایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بیشتر خطرہ دیگر بین الاقوامی نو بیمہ کمپنیاں لے رہی ہیں۔ مجموعی پریکیم اور خالص پریکیم میں بھی تھوڑا اضافہ ہوا ہے۔

نو بیمہ شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 2007ء کے دوران بڑھ کر 3.7 ارب روپے ہو گیا جبکہ پچھلے سال یہ 67 کروڑ 20 لاکھ روپے تھا۔ نفع آوری میں یہ اضافہ سرمایہ کاری آمدنی میں نمایاں اضافے کی بنا پر ہوا۔

11.4 حاصل

خلاصہ یہ ہے کہ اپنے چھوٹے حجم اور نفوذ کی کم سطح کے باوجود شعبہ بیمہ نے 2007ء میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس شعبے میں مستحکم نمو ہوئی، ذخائر بڑھے اور ایکویٹی کی اساس میں اضافہ ہوا جس سے اس کی بڑھتی ہوئی مالی طاقت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ عمومی بیمہ کمپنیوں کی نفع آوری سرمایہ کاریوں پر منافع میں اضافے کی بنا پر بڑھ گئی تاہم عمومی بیمہ کمپنیوں کے بڑھتے ہوئے دعووں کے تناسب سے کچھ تشویش پیدا ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ گاڑیوں کے بیمے میں عمومی بیمے کے پریکیم کا مرکز ہونا بھی ارتکاز کا خطرہ ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ شرح سود بڑھ رہی ہے اور کار ماکاری کی طلب گھٹ رہی ہے اس لیے گاڑیوں کے بیمے کے کاروبار کا دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

حیاتی بیمے کے شعبے میں بھی سرمایہ کاریوں پر نفع کی بنا پر خوب فائدہ ہوا۔ تاہم عمومی بیمے کے برخلاف حیاتی بیمے میں دعووں کا تناسب خاصا کم ہو گیا۔ نو بیمہ کے شعبے میں پاکستان ری انشورنس کمپنی کی کارکردگی اچھی رہی اور 2007ء میں اس کے منافع میں بھرپور نمو ہوئی۔

فی الوقت عمومی تکافل کی 3 اور خاندانی تکافل کی 2 کمپنیاں ہیں جنہیں ایس ای سی پی نے لائسنس جاری کیا ہے۔ ایس ای سی پی پاکستان میں تکافل کے کاروبار کا مضبوط ضوابطی ڈھانچہ تشکیل دینے کے لیے کام کر رہی ہے۔ آئندہ کے لیے معاشرے کے محروم طبقات کو بیمے کا تحفظ فراہم کرنے اور اختراعی مصنوعات متعارف کرانے کے لیے مربوط کوششیں کی جارہی ہیں تاکہ مالی شعبے کے متعلقہ فریقوں کو سہولت مل سکے، جیسے فصلی قرضہ بیمہ اسکیم (باکس 11.2) جو اگست 2008ء میں شروع کی گئی۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ تقسیم کے طریقے کے طور پر بینکاروں کا استعمال رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے۔ دیگر نئے اقدامات جیسے خرید بیمہ بھی کیے گئے ہیں اور ایس ای سی پی سرکاری اور نجی بیمہ کنندگان دونوں نے لیے خرد ماکاری کا ضوابطی ڈھانچہ تیار کر رہی ہے۔ یہ تمام اقدامات متوقع طور پر مستقبل قریب میں مثبت نتائج لائیں گے۔

بکس 11.2: فصلی قرضہ بیمہ فریم ورک

زراعت کا شعبہ پاکستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ نہ صرف سب سے زیادہ روزگار بھی شعبہ فراہم کرتا ہے بلکہ ملکی صنعتوں سے بھی اس کے مضبوط رابطے ہیں۔ صنعتی اساس کی اکثریت کا انحصار زرعی پیداوار پر ہے جیسے کپاس، چاول اور گنا۔ مزید یہ کہ شعبہ زراعت کو بینکوں کے قرضے بھی بہت ملتے ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ شعبہ زراعت کے خطرات کا جائزہ لیا جائے اور ان خطرات کو کم کرنے کے طریقوں پر غور کیا جائے۔

جہاں تک خطرات کا تعلق ہے، زرعی پیداوار موکی تعمیرات سے بہت متاثر ہوتی ہے۔ ایک اور عنصر فصلی بیماریاں اور وبا ہیں جو زرعی پیداوار پر گہرا اثر مرتب کرتی ہیں۔ یہ خطرات نہ صرف کاشتکاروں کو متاثر کرتے ہیں بلکہ ان بینکوں پر بھی اثر ڈالتے ہیں جنہوں نے فصلوں کی کاشت کے لیے کسانوں کو قرضہ فراہم کیا ہو۔ فصلی بیمے کا مقصد زرعی شعبے سے منسلک بعض خطرات کو کم کرنا ہے تاکہ کاشتکاروں ایک مناسب مستقل رقم کمانے کے قابل ہو جائیں اور ساتھ ہی بینکوں کے مفادات کو بھی تحفظ ملے۔

دنیا بھر میں فصلی بیمہ پالیسیاں بنیادی طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں: (1) کلاسیکی فصلی بیمہ اور (2) نئی فصلی بیمہ مصنوعات۔

کلاسیکی فصلی بیمہ کی بنیاد مختلف خطرات کی بنا پر فصل کو ہونے والے نقصان پر ہوتی ہے۔ ایک خاص رقم بیمہ کنندہ اور بیمہ کرانے والے کے درمیان طے پا جاتی ہے۔ کلاسیکی فصلی بیمے کی ایک اور قسم میں فصل کی یافت کو خطرے کے پیمانے کے طور پر لیا جاتا ہے۔

بیمے کی مصنوعات میں اختراعات کے ساتھ نئی فصلی بیمہ اسکیمیں مختلف ملکوں میں متعارف کرائی گئی ہیں۔ ان میں ایسا فصلی بیمہ شامل ہے جس میں نقصان پر مبنی بیمہ کیا جاتا ہے اور زرعی کے خطرے کو طوطا رکھا جاتا ہے۔ اس طرح زرعی مصنوعات کے رسدی دھچکے بھی پالیسی کے تحت آجاتے ہیں۔ ایک اور قسم وہ ہے جس میں چند فصلوں کے بجائے پورے کھیت کو شامل کیا جاتا ہے۔

پیشتر ترقی پذیر ملکوں کی طرح پاکستان بھی فصلی بیمہ اسکیم نافذ کرنے کی منصوبہ بندی کرتا رہا ہے۔ تکنیکی اور مالی مسائل کی وجہ سے یہ اسکیمیں کامیابی سے نافذ نہ ہو سکیں۔ مزید برآں ان اسکیموں میں فقط چند فصلوں کا بیمہ کیا جا رہا تھا اور وہ بھی منتخب علاقوں میں۔ نو بیمہ کارور نہ ہونے کے باعث پر بیمہ کی شرحیں بھی روایتی عمومی بیمہ شرحوں سے بہت زیادہ تھیں۔ تاہم حال ہی میں سرکاری عمومی بیمہ کمپنی نے مختلف قسموں کی فصلی بیمہ اسکیمیں شروع کی ہیں جو جنیشل بینک اور زرعی ترقیاتی بینک سے قرضے حاصل کرنے والے کسانوں کے لیے لازمی ہوں گی۔ فصلی بیمہ اسکیم کی اہمیت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے 2006ء میں ایک ناسک فورس قائم کی جس نے ایک کاروباری لحاظ سے مناسب اور پائیدار فصلی قرضہ بیمہ اسکیم تشکیل دی ہے۔

اس فریم ورک کے خاص خاص پہلو یہ ہیں:

- موجودہ فصلی قرضہ بیمہ اسکیم کا انحصار خطرے کی شراکت یا پر بیمہ میں کمی کی شکل میں حکومتی زراعت پر نہیں ہوگا۔
- اس اسکیم میں ملک کے تمام زیر کاشت علاقے اور تمام فصلیں شامل ہوں گی۔
- ایس ای سی پی میں رجسٹرڈ تمام بیمہ کمپنیاں اور زرعی قرضے دینے والے تمام بینک اسکیم میں شامل ہوں گے۔
- بیمے کی رقم 20 لاکھ روپے فی کاشتکار فی فصل فی موسم ہوگی۔
- پر بیمہ اس رقم کا زیادہ سے زیادہ فیصد ہوگا۔ پر بیمہ اور دیگر متعلقہ ٹیکس وصول کرنا بینکوں کی ذمہ داری ہوگی۔
- فصلی قرضہ بیمہ اسکیم میں نرخوں کے اتار چڑھاؤ کو کوئی نہیں کیا گیا ہے۔
- بینکوں سے زرعی قرضے لینے والے تمام افراد کے لیے بیمہ کرانا لازمی ہوگا۔

ماخذ: معیشت کی کیفیت پر سہ ماہی رپورٹ، تیسری سہ ماہی س 08ء صفحہ

2- فصلی قرضہ بیمہ فریم ورک پر اسٹیٹ بینک کی ناسک فورس کی رپورٹ، اگست 2008ء۔